Vol. I
No. 3

Wednesday
4th March, 1953.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGE
Starred Questions and Answers	81-86
Motion for the extension of time for presenting the reports of the Committee of privileges	87
Motion for the extension of time for presenting the reports of the Select Committee on L.A. Bill No. XXV of 1952, the Hyderabad Commodities Tax Bill, 1952	87
Motion for the extension of time for presenting the report of the Select Committee on L.A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders Restriction Bill, 1952	88
Legislative Business	88
Reference regarding the sudden death of Shri M. Srinivasa Rao Assistant Secretary, Legislative Assembly	88-89
Business of the House	89-91
Discussion on the Motion of Thanks to the Address of Rajpramukh.	91-98

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1953

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

WEDNESDAY THE 4TH MARCH, 1953

The Assembly met at Two of the Clock

[Mr. Speaker in the Chair]

Starred Questions and Answers

JUDICIAL POWERS

*4 (12) *Shri M. Buchiah* (Sirpur): Will the hon. Minister for Home be pleased to state:

Why judicial powers have been conferred on some of the Executive Officers in spite of the separation of judiciary from the Executive in the State ?

منسٹر فا رھوم (شری دگمبر راؤ بندو) - سنہ ۱۹۲۲ ع میں حیدرآباد میں جوڈیشری اور اکزیکیوٹیو کو الگ کیا گیا - ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تصفیہ کیا گیا کہ کریمنل پروسیجر کوڈ کے کچھ مجسٹریل پاورس (Magisterial Powers) اول تعلقدار اور دوم تعلقدار جیسے آفیسرس کو دئے جائیں جو انتظامی اغراض کے لئے ضروری ہوتے ہیں - چنانچہ وہ اختیارات اسی طرح سے چلتے آئے ہیں - لیکن یہاں انڈین کریمنل پرو سیجر کوڈ نافذ ہونے کے بعد یہ ضروری معلوم ہوا کہ ان اختبارات کو محدود کیا جائے - چنانچہ نوٹیفیکیشن کے ذریعہ یہ صراحت کی گئی کہ کون سے دفعات کے تحت میجسٹریل پاور اکزیکیٹیو آفیسرس کو رہینگے - جیسے سرچ وارنٹ - یا اگر کسی آفیسر کے سامنے کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو اس کو دفعہ (۱۰۴) کے تحت گرفتار کرنے کی کارروائی کی جاسکتی ہے اس کا اختیار دیا گیا - لیکن جوڈیشل پاورس کوئی اکزیکیوٹیو آفیسرس کو نہیں دئے گئے ہیں -

شری کے - اننت راما راؤ (دیورکنڈہ) - کیا دفعہ (۱۱۴) کے تحت جو ڈیشری پاورس اکزیکیوٹیو کے سپرد نہیں کئے گئے ہیں ؟ جیسے تعلقدار دوم تعلقدار یا تحصیلدار کو اختیارات دئے گئے ہیں -

شری دگمبر راؤ بندو - انتظامی اغراض کے تحت یہ اختیارات انہیں اس لئے دئے گئے ہیں کہ وہ ٹورنگ آفیسرس ہوتے ہیں. ظاہر ہے کہ مجسٹریٹس منصفس وغیرہ ٹورنگ آفیسرس نہیں ہیں اور وہ ہر مقام پر مہیا نہیں ہوسکتے - اس لئے ان معاملوں میں یہ اختیارات تعلقدار وغیرہ کو دئے گئے ہیں کیونکہ وہ ضلع کی حد تک لا اینڈ آرڈر کے ذمہ دار آفیسرس ہوتے ہیں -

شری کے - اننت راما راؤ - کیا اس کے معنے یہ نہیں ہوں گے کہ عدالت سے اختبارات چھینے گئے ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو- عدالت سے اختیارات چھینے نہیں گئے ہیں - یہ اختیارات پہلے ہی سے عدالتوں کو ہیں - چونکہ یہ آفسرس اپنے علاقہ کی حد تک لا اینڈ آرڈر (Law and order) کے ذمہ دار ہوتے ہیں اس لئے انہیں انتظامی اغراض کے تحت یہ اختیارات دئے گئے ہیں -

شری کے - وینکٹ راما راؤ (پدا مگل) - منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جوڈیشری اختیارات دئے گئے ہیں وہ استعمال نہیں ہوتے حالانکہ اکثر ڈپٹی کلکٹرس دفعات (۱۰۷- ۱۱۰) کریمینل دروسیجر کوڈ کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہیں اور مقدمات کے فیصلے بھی کرتے ہیں - کیا یہ جوڈیشری اختیارات کی منتقلی متصور نہیں ہوگی ؟

شری دگمبر راؤ بندو- دفعہ (۱۱۰) کے اختیارات نہیں دئے گئے ہیں البتہ دفعہ (۱۰۴) کے تحت مچلکہ وغیرہ لینے کی کارروائی ہے تو اس حد تک اختیارات دئے گئے ہیں - اس سے زیادہ اختیارات نہیں دئے گئے - اسی طرح کوئی شکایت وصول ہوتو ھائیکورٹ کے زیر نگرانی کام کرنا پڑتا ہے -

شری کشا رام ریڈی - (نلگنڈہ عام) - کیا یہ صحیح ہے کہ پولس کی جانب سے کوئی شکایت ہو تو اس کو وهاں لیجایا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - جہاں ضروری ہوتا ہے وهاں لیجانا پڑتا ہے -

WOMEN PRISONERS

*5 (54) *Srimati S. Laxmi Bai* (Bhanswada): Will the hon. Minister for Home be pleased to state:

(*a*) the number of women prisoners in each of the jails of the State ?

(*b*) the nature of the crimes committed by them ?

(*c*) the age limits of the children who can accompany their mothers in the jail ?

(*d*) the amenities available to women prisoners and their children ?

شری دگمبر راؤ بندو- اے - جو عورتیں اس وقت الگ الگ ضلعوں میں اس وقت زیر دریافت اور کنوکٹڈ (Convicted) ہیں انکی تفصیل یہ ہے -

	کنوکٹڈ	زیر دریافت
حیدر آباد	۱۳	۰
سکندر آباد	۲	۶

	کنوکٹڈ	زیر دریافت
گلبرگہ	۷	۰
ورنگل	۴	۶
اورنگ آباد	۱	۶
نظام آباد	۰	۱
بیڑ	۰	۳
میدک	۰	۳
محبوب نگر	۰	۳
کریم نگر	۰	۴
آصف آباد	۰	۱
جملہ	۲۷	۳۴

بی - جن جرائم کے سلسلہ میں انہیں قید رکھا گیا ہے اسکی تفصیل یہ ہے -

قتل عمد	۱۴
اقدام خودکشی	۱
چوری	۱۰
پیدا ہونے والے بچوں کو چھپا کر دفن کردینے کے الزام میں	۱
قانون آبکاری کے تحت	۱
جملہ	۲۷

سی - جیل مینیول (Jail Manual) کے دفعہ (۸۸۰) کے تحت بچے کی عمر دو سال ہے - لیکن ایسے کیسس جن میں بچے کو جیل سے باہر پرورش کرنے کی ذمہ داری لینے والا کوئی نہو بچے کو (۶) سال تک ماں کے ساتھ رکھنے کی اجازت دی جاتی ہے-

ڈی - عورتوں کیلئے لیڈی سوشیل ورکرس وزیٹرس کی حیثیت سے مقرر کیگئی ہیں - انہیں مختلف کام سکھائے جاتے ہیں جیسے نٹنگ (Knitting) امبرائیڈری (Embroidery) بٹن بنانا وغیرہ - دوسرے قیدیوں کی طرح عورتوں کو بھی کھیل وغیرہ میں سہولتیں دیگئی ہیں -

شریمتی ایس - لکشمی بائی - کیا گورنمنٹ کے پاس ان کے منٹل ٹریننگ (Mental training) یعنی مانسک سکشا (मानसिक शिक्षा) کا پربندھ (प्रबंध) کرنے کیلئے کوئی پرویزل ہے کہ انہیں ایک ساتھ رکھکر اس کا پربندھ کیا جائے ؟

شری دگمبر راؤ بندو - ایک ساتھ رکھکر سہولتیں مہیا کرنا زیادہ مشکل ہے اسلئے کہ عام طور پر جس ضلع سے قیدی کا تعلق ہوتا ہے اسکو اسی ضلع میں رکھنے کی خواہش کی جاتی ہے تا کہ اس کے ملاقات کرنے والوں کو سہولت ہو۔ اس سے انہیں علحدہ علحدہ رکھا جاتا ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ ایک ساتھ رکھنے سے تعلیم اور ٹریننگ میں سہولت کا فائدہ ہو ہوسکتا ہے لیکن موجودہ صورت میں یہ مشکل معلوم ہوتا ہے جتنی بھی عورتیں ہیں انہیں پڑھانے یا کام سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے ۔

شری رام راؤ (گوورائی) - کیا عورتوں سے جیل میں کام بھی لیا جاتا ہے ؟

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میں نے صراحت کی ہے کہ انسے کسطرح کام لیا جاتا ہے ۔

شریمتی ایس - لکشمی بائی ۔ وہ روتی رہتی ہیں کہ جیل میں انہیں کام نہیں دیا جاتا ۔

شری دگمبر راؤ بندو - انہیں الگ رکھکر کام لیا جاتا ہے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے (چادر گھاٹ) ۔ عورتوں میں ارتکاب جرائم کا رجحان گذشتہ برسوں کے مقابلہ میں کم ہوا ہے یا زیادہ ؟

شری دگمبر راؤ بندو - اس سوال کے سلسلے میں یہ بات پیدا نہیں ہوتی ۔ لیکن اگر الگ سوال پوچھا جائے تو میں فیگرس (Figures) سے یہ بات بتا سکتا ہوں ۔

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - جو فیگرس بتائے گئے ہیں وہ کونسی تاریخ تک ہیں ؟

شری دگمبر راؤ بندو۔ یہ ١٥ فبروری تک کے فیگرس ہیں ۔

Complaint of Bribery

*6 (11) *Shri M. Buchiah:* Will the hon. Minister for Excise, Customs and Forests be pleased to state:

(*a*) whether it is a fact that a complaint of bribery to the extent of Rs. 20,000 was lodged by the Toddy Tappers Association of Warangal against Shri Pratap Reddy of the Excise Department?

(*b*) if so, what action has been taken in this regard?

منسٹر فار اکسائیز کسٹمس اینڈ فارسٹس (شری رنگا ریڈی) - اے ۔ تعلقہ ورنگل کے متعدد مواضعات اور انجمن کلالان ورنگل کی جانب سے پرتاب ریڈی سب انسپکٹر آبکاری کے خلاف رشوت وغیرہ کی شکایتیں پیش ہوئی ہیں ۔

(بی) اسکی تحقیقات کے لئے نائب ناظم سمت ورنگل کو حکم دیا گیا تھا کہ انتظامی تحقیقات سے کوئی مفید نتیجہ برآمد ہونے کی توقع نہیں معلوم ہوئی - جسکی وجہ سے اکس برانچ سی - آئی - ڈی کو تحقیقات کے لئے لکھا گیا - سی - آئی - ڈی میں تحقیقات جاری ھے اور نتیجہ کا انتظار ھے -

شری یم - بچیا - کیا یہ صحیح نہیں ھے کہ سی - آئی - ڈی انسپکٹر جنہیں تحقیقات کیلئے بھیجا گیا ھے وہ پرتاب ریڈی کے رشتہ دار ھیں ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - سی - آئی - ڈی آفس کو کسی خاص عہدہ دار کا نام لیکر انہیں تحقیقات کیلئے بھیجنے نہیں لکھا گیا تھا - بلکہ میں نے ہوم منسٹر کو لکھا تھا کہ سی - آئی - ڈی کے ذریعہ اسکی تحقیقات کرائی جائے - اب جو صاحب تحقیقات کیلئے گئے ھیں وہ رشتہ دار ھیں یا کیا ھیں مجھے اسکا علم نہیں -

شری کے - ایل - نرسمہوان راؤ (یلندو) - ہوم منسٹر کو لکھکر کتنا عرصہ ہوا ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - مجھے تاریخ تو یاد نہیں - البتہ میں یہ بتاسکتا ھوں کہ دو تین ماہ کا عرصہ ھوتا ھے -

شری یم - بچیا - یہ شکایتیں پیش ھوکر کتنا عرصہ ھوا ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - چھ سات ماہ کا عرصہ ھوتا ھے - پہلے تو انتظامی تحقیقات ھوتی رھیں - پرتاب ریڈی کو میں نے دیکھا تو نہیں مگر انکی تحریروں سے وہ بہت ھوشیار آدمی معلوم ھوتے ھیں - چنانچہ ورنگل سے جب انکا تبادلہ کیا گیا تو وہ ۴ مہینے تک رخصتیں لیتے رھے - انہیں رخصت منسوخ کر کے رجوع ھونے کا حکم دیا گیا اور یہ لکھا گیا کہ بصورت ثانی انہیں برطرف کردیا جائیگا - نائب ناظم صاحب نے انکی نسبت تحقیقات کی لیکن انکے مخالف کوئی شہادت فراہم نہوسکی - اسلئے سی - آئی - ڈی کو لکھا گیا کہ وہ تحقیقات کر کے رپورٹ پیش کرے -

شری یم - بچیا - ورنگل کے (۱۹) مواضعات کے لوگ یہ ثابت کرنے کیلئے تیار ھیں اور انہوں نے آپ کے پاس درخواست پیش کی ھے -

شری وینکٹ رنگا ریڈی - پیش کی ہوئی درخواستوں کی بناء پر ھی تو یہ کارروائی ہوئی جس کا میں نے ذکر کیا -

شری رنگ راؤ دشمکھ - کیا تحقیقات کے دوران میں پرتاب ریڈی کو سسپنڈ (Suspend) کیا گیا ھے ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - پرتاب ریڈی کو سسپنڈ نہیں کیا گیا کیونکہ جب تک کہ اس کے خلاف کوئی مواد فراہم نہو سسپنڈ نہیں کیا جاسکتا -

شری پاپ ریڈی (ابراھم بٹن) - آنریبل منسٹر نے کہا کہ وہ سب انسپکٹر غیر معمولی ہوشیار ھے - اور شکایت پیش ہوکر بھی چھ مہینے کا عرصہ ہوگیا ھے - لیکن اسکے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی - کیا یہ رعایت مناسب ھے ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - مشکل تو یہ ھے کہ اگر بغیر کسی ثبوت کے کوئی سزا دیجاتی تو اس پر آپ ھی لوگ اعتراض کرتے - میں نے بہت احتیاط سے شکایت وصول ہونے پر انکا تبادلہ کر کے تحقیقات کروائی - لیکن انتظامی تحقیقات میں کوئی ایسی شہادت فراہم نہیں ہوئی کہ جسکی بناء پر انہیں معطل کیا جاتا - اس لئے میں نے سی - آئی - ڈی کو لکھا کہ تحقیقات کی جائے تاکہ تحقیقات کی رپورٹ کے بموجب انکے خلاف فوجداری کارروائی یا جو بھی ضروری ہو کیجائے - انکے ساتھ رعایت نہیں کیگئی ھے بلکہ ضابطہ کے تحت انتہا درجہ کی سختی کیگئی ھے -

شری پاپ ریڈی - آنریبل منسٹر نے مثل میں مواد موجود ہونے پر بھی انہیں قصور وار کسطرح ٹھیرایا ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - میں نے پہلے ھی کہا ھے - شائد آپ نے اس پر توجہ نہیں کی - ان کی تحریرات کی بناء پر اور میرے پاس جو متعدد درخواستیں وصول ہوئی ھیں انکی بناء پر میں نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ غیر معمولی ہوشیار آدمی ھیں - اسی لحاظ سے کارروائی کیگئی -

شری داجی شنکر راؤ (عادل آباد) - یہ معلوم ہونے پر کہ سی - آئی - ڈی انسپکٹر جو اس کام کیلئے بھیجے گئے ھیں وہ پرتاب ریڈی کے رشتہ دار ھیں کیا کسی دوسرے سی - آئی - ڈی انسپکٹر کو بھیجنے کا انتظام کیا جائیگا ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی - سی - آئی - ڈی انسپکٹر پرتاب ریڈی کے کون ھیں ان کا کیا رشتہ ھے اسکی نسبت میرے پاس کوئی اطلاع یا شکایت وصول نہیں ہوئی -

شری یم - بچیا - کیا آنریبل منسٹر یہ بتلاسکتے ھیں کہ کون سی - آئی - ڈی انسپکٹر اس کام کیلئے بھیجا گیا ھے ؟

شری وینکٹ رنگا ریڈی میں نے بتلادیا ھے کہ کونسا سی - آئی - ڈی انسپکٹر اس کام کیلئے بھیجا گیا ھے اس کی مجھے اطلاع نہیں ھے -

شری یم - بچیا - کیا یہ صحیح نہیں ھے کہ انہوں نے ایک درخواست دی تھی جس میں یہ لکھا گیا تھا کہ الزام ثابت ہونے کی صورت میں انہیں معقول سزا دیجائے ؟

شری رنگا ریڈی - میں نے انتظامی تحقیقات کرائی تھی - اسوقت تک کوئی ایسی درخواست پیش نہیں ہوئی - ایکس برانچ (X-Branch) کو لکھنے کے بعد ایک درخواست وصول ہوئی تھی کہ ایکس برانچ کے ذریعہ تحقیقات نہ کرائی جائے - لیکن ایکس برانچ کے ذریعہ تحقیقات کرائی جارھی ھے اسکے اختتام تک کوئی انتظام نہیں ہوسکتا -

Motion for the extension of time for presenting the reports of the Committee of Privileges

Mr. Speaker : We shall now take up the second item on the agenda. Shri Gopal Rao Ekbote.

Shri Gopal Rao Ekbote : Speaker, Sir, I beg to move :

" That the time fixed for the presentation of the Report of the Committee of Privileges in the cases relating to :

(*i*) Shri Ramrao Avergaonkar.

(*ii*) The Editor ' Taziana ' and others.

(*iii*) The Sub-Inspector of Police, Ramagundam, shall stand extended upto 5th April, 1953 ".

مسٹر اسپیکر - پریولیج کمیٹی (Privilege Committee) کی جانب سے ٹائیم مانگا جارھا ھے - کیا ھاؤس اسکی اجازت دیتا ھے ؟

The question is :

" That the time fixed for the presentation of the Report of the Committee of Privileges in the cases relating to :

(*i*) Shri Ramrao Avergaonkar.

(*ii*) The Editor ' Taziana ' and others.

(*iii*) The Sub-Inspector of Police, Ramagundam, shall stand extended upto 5th April, 1953 ".

The Motion was adopted.

Motion for the extension of time for presenting the report of the select committee on L. A. Bill No. XXV of 1952, the Hyderabad Commodities Tax Bill, 1952.

Shri Devi Singh Chauhan (Minister for Rural Reconstruction and Education) : Sir, I beg to move :

" That the time fixed for the presentation of the report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXV of 1952, the Hyderabad Commodities Tax Bill, 1952, shall stand extended by four months with effect from 17th January, 1953 ".

Mr. Speaker : The Question is :

" That the time fixed for the presentation of the report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXV of 1952, the Hyderabad Commodities Tax Bill, 1952, shall stand extended by four months with effect from 17th January, 1953 ".

The Motion was adopted.

Motion for the extension of time for the presentation of the report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders Bill.

Shri D. G. Bindu: Sir, I beg to move:

" That the time fixed for the presentation of the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXXI of 1252, the Hyderabad Habitual Offenders Restriction Bill, 1952, shall stand extended by three months with effect from 15th February, 1953 ".

Mr. Speaker: The Question is:

" That the time fixed for the presentation of the Report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXXI of 1952, the Hyderabad Habitual Offenders Restriction Bill, 1952, shall stand extended by three months with effect from 15th February, 1953 ".

The Motion was adotped.

Legislative Business.

The Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote): Sir, I beg to introduce L. A. Bill No. III of 1953, The Code of Civil Procedure (Hyderabad Amendment) Bill, 1953.

Mr. Speaker: The Bill is introduced.

Dr. G. S. Melkote: Sir, I beg to introduce L. A. Bill No. IV of 1953, the Nullification of Transfers Regulation (Repealing Bill, 1953).

Mr. Speaker: The Bill is introduced.

Reference regarding the sudden death of Shri M. Sreenivasa Rao, Assistant Secretary, Legislative Assembly.

Mr. Speaker: I am extremely sorry to inform the House that Shri M. Srinivasa Rao, Assistant Secretary of the Legislative Assembly expired suddenly this morning. He had gone to his friend's house in the morning as that friend had lost his

father. While reading a news-paper there, he suddenly collapsed in the chair. He was immediately removed to the hospital and there the Doctors after examining came to the conclusion that his death was due to heart failure. He was very hardworking, very intelligent, very efficient and always willing to work. He also helped a great deal in connection with the questions raised in the Assembly. I greatly appreciate his work.

Shri V. D. Deshpande : On behalf of the M. L. As., permit me, Sir, to express my condolences at the sudden demise of Shri Srinivasa Rao. We were all in contact with him and his nature was so amiable and so friendly that we remember him very much now. It was a shock to us to hear the sad news this morning and with heavy heart we have come to the House and we very much feel his absence. I offer my condolences to the members of the bereaved family.

شری دگمبر راؤ بندو - مسٹر اسپیکر - مجھے کچھ دیر پہلے یہ خبر معلوم ہوئی جسے سنکر ہم سب کو نہایت افسوس ہوا - میں ان کے مکان پر گیا تھا - ان کا انتقال جن حالات میں ہوا اسے سنکر نہایت افسوس ہوا اور میں بھی رنج و غم کے ساتھ اون خیالات سے متفق ہوں جو جناب نے ظاہر فرمائے ہیں -

شری راجہ رام - مسٹر اسپیکر سر - ابھی آپ نے جو افسوسناک خبر سنائی ہے اس کا علم ہمیں صبح دس گیارہ بجے ہوا - ہم لوگ وہاں گئے تھے - وہ ہم سے جدا ہو گئے ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی ہمارے بیچ میں ہیں - ان کی موت نہ صرف اس ہاؤس کے ارکان کے لئے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے کام کے لئے بھی کافی نقصان کا باعث ہوئی ہے کیونکہ ان کی قابلیت کی وجہ سے ممبروں کو کام کے چلانے میں بڑی آسانی ہوتی تھی - نہ صرف یہ کہ وہ ملنسار تھے بلکہ سارے ارکان سے ہنسکر بولتے تھے - ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ ایک ہنسمکھ ساتھی ہم نے کھو دیا ہے - آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اون سے میں پوری طرح متفق ہوں -

شریمتی راجمنی دیوی - مسٹر اسپیکر سر - میں نے جوں ہی اسمبلی ہال میں قدم رکھا معلوم ہوا کہ شری سرینواس راؤ کا دیہانت (देहान्त) ہو گیا ہے - میں اپنی پارٹی کی طرف سے افسوس کا اظہار کرتی ہوں اور گہرے دکھ کے ساتھ ان کی آتما (आत्मा) کو شانتی (शांति) نصیب ہونے کی دعا کرتی ہوں -

Business of the House

Mr. Speaker : The next item on the agenda is discussion on the motion moved by Shri Sripadrao Nivasekar,

Dr. Chenna Reddy: Yesterday, you wanted to decide the timings of the House.

Mr. Speaker: Shri Deshpande, I think you will agree that the House should meet from 8-30 to 1-30 p.m.

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ اگر هاؤس کا یہی خیال ہے تو مجھے کہنے کی کم گنجائش ہے لیکن سونچنے کے بعد هم یہ محسوس کرتے هیں کہ ڈھائی بجے کا وقت هر اعتبار سے ٹھیک هوگا ۔ پھر بھی اگر هاؤس کی اکثریت صبح کے ٹائم کو بہتر تصور کرتی ہے تو کسی اختلاف کا سوال پیدا نہیں هوتا ۔ اس لئے میں کہونگا کہ اس بارے میں غور کیا جائے اور غور کے بعد جس نتیجہ پر آپ پہنچیں وهی مناسب ہے ۔

شری مانک چند پہاڑے ۔ ڈھائی بجے سے وقت رکھا جائے تو مناسب ہے کیونکہ دوپہر میں دوسرے کام نہیں هوسکتے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ کل مجھ سے چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ان کی پارٹی کی جانب سے یہ طے هوا ہے کہ ساڑھے آٹھ بجے سے ایک بجے تک اجلاس کا وقت رکھا جائے تو مناسب هوگا ۔ میں نے ایک بجے کے بجائے دیڑھ بجے تک رکھنے کا خیال ظاهر کیا تھا ۔ معلوم هوتا ہے کہ معزز ارکان کو یہ بات معلوم نہیں تھی اس وجہ سے یہ اختلاف هورها ہے ۔ (قہقہہ) موسم گرما کی وجہ سے پہلی اپریل سے شائد دوسرے آفس بھی صبح کے هوجائیں گے ۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میرے لئے دونوں وقت یکساں هیں ۔ میں تو اس کے لئے بھی تیار هوں کہ یوژول آفس اورس (Usual office hours) دس سے ایک اور پھر دو بجے سے پانچ بجے تک رکھے جائیں ۔

بہر حال اب یہ هوگا کہ ساڑے آٹھ سے دیڑھ بجے تک اجلاس هوگا ۔ اس درمیان میں آدھا گھنٹہ وقفہ دیا جائیگا ۔ هاؤس سے میں یہ جاننا چاهتا هوں کہ کل سے یہ طریقہ شروع کیا جائے یا منڈے (Monday) سے ۔ ممکن ہے بعد میں یہ کہا جائے کہ همارے انگیجمنٹس (Engagements) اور اپوائنٹمنٹس (Appointments) متاثر هوئے هیں وغیرہ ۔

شری دگمبر راؤ بندو ۔ میرے خیال میں منڈے سے هو تو مناسب ہے کیونکہ همارے پاس جو سوالات آتے هیں ان کے فائلس بھی دیکھنا پڑتا ہے جس کے لئے پہلے سے هم کو وقت ملنا چاهئے ۔ چنانچہ اس ٹائمنگ میں هم کو آسانی هوگی ۔

شری مخدوم محی الدین ۔ وقت کے سلسلہ میں مجھے کچھ اور عرض کرنا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب تو وہ پائنٹ رس جوڈیکیٹا (Point Res judicata) هوگیا ۔

شری مخدوم محی الدین ۔ میرا خیال ہے کہ عموماً سب دیگر کاروبار صبح میں انجام پاتے هیں اور غالباً منسٹروں کو بھی صبح میں کاروبار کرنا پڑتا ہے ۔ اسمبلی کی تیاری

بھی صبح میں ہوتی ہے اور بعد میں دو بجے سے اسمبلی میں وقت گزارتے ہیں اور دوسرے دن بھر صبح سے اسمبلی کی تیاری شروع ہوجاتی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ رات میں لوگ عموماً ۸-۹ بجے کھانا کھاتے ہیں اور دن کا کھانا دو بجے کے قریب کھاتے ہیں ۔ لیکن اگر صبح کا سشن رکھا جائے تو ۷ بجے صبح سے تیاری کرنی پڑیگی اور وقت پر ہم کو کھانا نہیں مل سکیگا ۔ اگر ملا بھی تو ناشتہ جو " بہ قدر بادام " سے لیکر دو چانول تک ہوسکتا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بھوکے رہکر کاروبار کرنا پڑیگا اور خالی پیٹ دماغ پر بھی برا اثر پڑیگا ۔ اس کے بعد جب جاکر ہم دو ڈھائی بجے کھانا کھائینگے تو پھر کوئی کام نہیں کرسکینگے ۔ اوسکے علاوہ بیچ میں انٹرول بھی نہیں رہیگا ۔

مسٹر اسپیکر ۔ انٹرول تو دیا جائیگا ۔

شری مخدوم محی الدین ۔ اگر انٹرول دیا بھی جائے تو خالی چاء نوشی سے پیٹ نہیں بھرسکتا ۔

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ کانگریس پارٹی نے جو ٹائم رکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آفس بھی صبح میں ہونے والے ہیں تو کیا اسکے معنی یہ لئے جائینگے کہ منسٹرس جو پورے موسم گرما میں اسمبلی میں رہینگے وہ اپنے آفسس میں کام کے لئے نہ جاسکینگے ؟ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ یہ وقت صحیح ہوسکیگا ۔ جو چیز سامنے رکھی جارہی ہے وہ حالات کا لحاظ نہ کرتے ہوئے رکھی جارہی ہے ۔ اگر کانگریس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر صاحب ان تمام چیزوں کو دھیان میں رکھکر اپنے فیصلہ پر از سر نو غور کریں تو مناسب ہوگا ۔

شری داور حسین ۔ گذشتہ سشن کے زمانہ میں جب ہم بس (Bus) کے لئے کھڑے ہوئے تھے تو ہمارے اور بھائیوں سے جو اپوزیشن بنچس پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ گفتگو رہتی تھی کہ صبح کے سشن زیادہ ہونے چاہئیں ۔ میں نے اوسوقت یہ کہا تھا کہ اگر یہ چیز اون کی طرف سے آجائے تو اچھا ہے ۔ چنانچہ اسی وجہ سے یہ چیز طے کیگئی ہے ورنہ کسی پارٹی کا سوال نہیں ہے ۔ سب کے لئے سہولت کا سوال ہے ۔

Mr. Speaker: We shall see how the arrangement works for a fortnight. So, from Monday, we shall meet at 8-30 a.m.

Discussion on the Motion of Thanks to the Address of Rajpramukh

شری سری پت راؤ نیو اسیکر (اورنگ آباد) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ ایوان کے سامنے پرسوں میں نے یہ تحریک پیش کی تھی کہ

"We the Members of the Hyderabad Legislative Assembly in this Session, offer our sincere thanks to the Rajpramukh for the Address which he has been pleased to deliver."

دستور کے ذریعہ ہم یہ جانتے ہیں اور دوسرے ممالک میں بھی یہ کنونشن رہا ہے کہ ہر سال پہلے سشن کا افتتاح حکومت کے کانسٹیٹیوشنل ہیڈ (Constitutional Head) ۔

کرتے ہیں دستور کے آرٹیکل ۱۷۵ اور ۱۷۶ میں یہ کہا گیا ہے کہ اسٹیٹ کا گورنر یا راج پرمکھ ہاؤس کے سامنے اپنا اڈریس پیش کرے - آرٹیکل ۱۷۵ میں ایک چیز خاص طور پر بتلائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہاؤس کے آنریبل ممبرس کو ایک سمن بھیجا جاتا ہے جسمیں یہ لکھا جاتا ہے کہ

Attendance may be required for that purpose.

یعنے اڈریس پڑھنے وقت آنریبل ممبر کو اس موزوں موقع کے لحاظ سے حاضر رہنا چاہئے - راج پرمکھ کی حسب کانسٹیٹیوشنل ہیڈ کی ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ معزز ارکان اس موقع پر حاضر رہیں - اڈریس دینے اور راج پرمکھ کے ہاؤس میں آنیکا مقصد ہی یہ ہے کہ عوام کو ہاؤس کی اہمیت معلوم ہوجائے - لیکن اسکے برخلاف ہاؤس میں جو عمل ہوا ہے میں اسپر کامنٹ (Comment) کرنے کی غرض سے یہ چیز عرض نہیں کررہا ہوں بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ دستور کے مذکورہ آرٹیکل کے لحاظ سے ہر معزز ممبر کو اڈریس کے وقت حاضر رہکر فائدہ اٹھانا چاہئے - اسلئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہم راج پرمکھ کا شکریہ ادا کریں - دستور میں اس کنونشن (Convention) کے رکھنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ عوام کو یہ معلوم ہوجائے کہ گورنمنٹ کی آئندہ کیا پا لیسیز (Policies) ہونگی - چنانچہ اڈریس کے ذریعہ ان پالیسیز کا اظہار کیا جاتا ہے تاکہ عوام کو یہ معلوم ہوسکے کہ گورنمنٹ کی پالیسیز در اصل صحیح ہیں یا غلط - ان پر ہاؤس میں بھی غور کیا جاسکتا ہے کیونکہ اڈریس کے ذریعہ جن پالیسیز کا اظہار کیا جاتا ہے انکے اثرات دور رس ہوتے ہیں - اسلئے اس چیز کو دیکھنا ضروری ہے کہ یہ پالیسیز عوام کی فلاح و بہبود اور انکی ترقی کیلئے در اصل مفید ہیں یا نہیں اور ان پرعمل کیا جاسکتا ہے یا نہیں - چنانچہ حیدرآباد گورنمنٹ کی پالیسیز کا اظہار اس خطبہ کے ذریعہ کیا گیا ہے - ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بھارت کی طرح حیدرآباد اسٹیٹ میں بھی کاشت کرنے والے زیادہ ہیں - چنانچہ گورنمنٹ کی پالیسیز کو اس نقطۂ نظر سے غور کریں تو یہ معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ نے ایک زمانہ سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اور بالآخر اس سشن میں لینڈ ریفارمس (Land Reforms) کو پیش کیا ہے - لینڈ ریفارمس کی اہمیت اس وجہ سے بھی ہے کہ سماج میں جو معاشی غیر مساوات تھی اسکو تبدیل کرنے کی کوشش کیگئی ہے - ہاؤس میں اکثر اوقات یہ تبصرہ کیا گیا ہے کہ شاہی حکومت کے خاتمہ اور عوامی حکومت کے بننے کے بعد بھی اسمیں کوئی تبدیلی نہیں آئی - یہ بھی تبصرہ کیا گیا ہے کہ فیوڈل سسٹم کو ختم کرنا چاہئے اور عوام کا خون چوسنے کا کسی کو موقع نہ رہنا چاہئے کیونکہ زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ ہمارے خیالات میں بھی تبدیلی کرنا ضروری ہے - چنانچہ گورنمنٹ نے پلاننگ کمیشن (Planning Commission) سے مشورہ کے بعد بڑی محنت کر کے لینڈ ریفارمس تیار کئے ہیں جو ہاؤس میں پیش کئے گئے ہیں - ان لینڈ ریفارمس کا مقصد یہ ہے کہ جو کسان در اصل زمین پر زراعت کرتے ہیں انہی کو اسکا فائدہ ملنا چاہئے - ابسنٹی لینڈ لارڈس

(Absentee Landlords) یا جاگیرداروں کو محض اس وجہ سے کہ وہ زمین کے مالک ہیں کوئی فائدہ نہ ملنا چاہئے ۔۔ ان ریفارمس میں یہ بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ جو مالکان اراضی ہیں ان پر بھی زیادتی نہ ہونے پائے ۔ اسطرح جملہ پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد لینڈ ریفارمس کو پیش کیا گیا ہے جس پر ہاؤس میں بھی مزید بحث و مباحث ہونگے اور گورنمنٹ کی پالیسی اور بھی زیادہ واضح ہوجائیگی ۔ اس سلسلہ میں میں ٹیننسی اینڈ اگریکلچر ایکٹ (Tenancy and Agriculture Act) کا بھی ذکر کرونگا جو سنہ ۱۹۵۰ع میں نافذ کیا گیا تھا ۔ اس طرح ٹیننسی کے اصولوں پر عمل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ نکالا گیا تھا۔ چنانچہ سنہ ۱۹۵۰ع سے لیکر اسوقت تک جو زمانہ گزرا اس میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ۶۱۲۴۴۵ محفوظ لگان دار وجود میں آئے اور زمین کی مقدار ۷۵ لاکھ ایکڑ ہے جو زیر کاشت زمین کا ۱/۳ حصہ ہے ۔ اس کے تحت تقریباً ۵۰ ہزار ایکڑ زمین ہریجنوں اور پست اقوام کو دیگئی ہے ۔ اس دوران میں یہ بھی دیکھا گیا کہ اس سے ایک حد تک زمین کی غیرمساوی تقسیم تو ختم ہو گئی لیکن وسٹڈ انٹرسٹ (Vested interest) نے بعض کاشتکاروں کو ایوکٹ (Evict) کرانے کی کوشش کی ۔ چنانچہ گورنمنٹ نے ان حالات پر قابو پانے کیلئے ایک آرڈیننس (Ordinance) نافذ کیا اور ٹیننٹس کو قبضہ واپس دلایا گیا ۔ اسیطرح لینڈ ریفارمس کے بارے میں بھی گورنمنٹ کی پالیسی ہمارے سامنے آئیگی ۔ چنانچہ اس پالیسی کو آگے بڑھانے کیلئے گورنمنٹ کی جانب سے کل ہی لینڈ ریفارمس بل کو اسمبلی میں انٹروڈیوس (Introduce) کیا گیا ہے جس پر ہم بہت جلد غور کرینگے ۔

اسکے بعد میں انفرنچائزمنٹ آف انعامس (Enfranchisement of Inams) کا ذکر کرونگا جو کل ہی آپکے سامنے پیش کیا گیا ہے ۔ اس بل کے ذریعہ انعامی زمینات پر پٹہ داری کے حقوق دیتے ہوئے قانون کا اطلاق کیا گیا ہے ۔ اسیطرح دیوانی کی بعض زمینات کا اسسمنٹ (Assessment) نہیں ہوا تھا ۔ وہاں بھی بندوبست کر کے لینڈ ریفارمس کے تحت لانے کی کوشش کیگئی ہے ۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف قسم کی زمینات چاہے وہ خالصہ کی ہوں یا انعامی ان سب کو لینڈ ریفارمس کے ذریعہ ایک درجہ پر لایا گیا ہے ۔ یہ میں نے لینڈ ریفارمس کی بابت عرض کیا ہے جس سے زمینات کے متعلق گورنمنٹ کے پالیسی کی وضاحت ہوتی ہے اسکے علاوہ گورنمنٹ کو پالیسیز فریم (Frame) کرتے وقت اکزیکیٹیو آفیسرس کی مشکلات کو بھی پیش نظر رکھنا پڑتا ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ ہمیں اسپر بھی غور کرنا پڑتا ہے کہ لوگوں کی روزمرہ ضروریات کیا ہیں ۔ جب ہم اس پہلو پر غور کرتے ہیں تو سب سے پہلا سوال فوڈ (Food) اور کپڑے کا پیدا ہوتا ہے ۔ اسکے بعد تعلیم وغیرہ کی ضروریات ہوتی ہیں ۔ہمیں یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ نے ان کے بارے میں کیا کیا ہے۔ یہ تمام بہت ہی اہم مسائل ہیں جن پر ہمیں غور کرنا ہے۔ فوڈ پالیسی(Food Policy)

پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مدراس کے بعد ہندوستان میں سب سے پہلے ڈی کنٹرول (Decontrol) کے پروگریسیو پروگرام (Progressive Programme) پر ہماری گورنمنٹ نے ہی عمل کیا ہے ۔ ہمارے آنریبل منسٹر نے بڑی ہمت کے ساتھ یہ اعلان کیا کہ فوڈ پرسے کنٹرول اٹھادیا جائے ۔ ملیٹس کے بارے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہمارا اسٹیٹ سلف سفیشنٹ (Self-sufficient) ہے ۔ لیکن ہمیں فوڈ پالیسی کے سلسلہ میں دوررس نتائج پر غور کرنا ہے کیونکہ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ راست طور پر غلہ وصول کرنے سے کسانوں پر کیا اثرات پڑینگے ۔ چاول اور پیاڈی (Paddy) کے سلسلہ میں میں یہ عرض کرونگا کہ ہمیں ۲۰ ہزار ٹن باہر سے لینا پڑتا ہے کیونکہ ہمارے پاس چاول کی کمی ہے ۔ اس لحاظ سے چاول پر ابھی قیود باقی رکھے گئے ہیں ۔ سال گذشتہ فوڈ گرینس (Foodgrains) کا جو پروکیورمنٹ (Procurement) ہوا وہ نسبتی بخش ہوا ہے لیکن پھر بھی فوڈ گرینس پر جو قیود ہیں انہیں کم کیا جاسکتا ہے لیکن بالکلیہ اٹھا نہیں لیا جاسکتا ۔

راشننگ کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلہ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا راشننگ اسٹاچوٹری (Statutory) ہو یا انفارمل (Informal) ہو کیونکہ جو طریقہ پہلے یہاں رکھا گیا تھا وہ اب مسدود کردیا گیا ہے ۔ اور اب لوگوں کو اناج فراہم کرنے کے حالات فراہم کردئے گئے ہیں ۔

اسکے بعد میں کپڑے کا ذکر کرونگا ۔ ایک زمانہ ایسا تھا جبکہ فوڈ اور کلاتھ پر کنٹرول عائد کیا گیا تھا کیونکہ غذا اور کپڑے کے ملنے میں عوام کو بہت دقت ہوتی تھی اور عوام کو اپنی ضروریات رفع کرنے میں مشکلات پیش آتی تھیں ۔ اب حالات پر قابو پالیا گیا ہے اسلئے کپڑے پر کنٹرول نہیں ہے ۔ حالات نارمل ہوگئے ہیں اور رعایا سہولت کے ساتھ کپڑا حاصل کرسکتی ہے ۔

اسیطرح جب ہم تعلیم کے سلسلہ میں غور کرتے ہیں تو یہ بات ہم پر واضح ہوتی ہے کہ حال ہی میں ایوان میں کمپلسری پرائمری ایجوکیشن بل (Compulsory Primary Education Bill) پاس کیا گیا ہے جس پر گورنمنٹ عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے جہاں تک ممکن تھا پرائمری ایجوکیشن کو بڑھانے کی کوشش کیگئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ تعلیمی سہولتوں کا انتظام کیا جاسکے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ دیکھا جائیگا کہ ۱۷۰ پرائمری اسکولس کو مڈل اسکولس میں تبدیل کردیا گیا ہے اور اسیطرح ۷۰ مڈل اسکولس کو ہائی اسکولس میں تبدیل کیا گیا ہے ۔ ٹیکنیکل اور سائنس کالجس کے اخراجات میں بھی اگرچیکہ اضافہ ہوا ہے لیکن اس سے فنی تعلیم کے حصول میں زیادہ سے زیادہ سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کیجارہی ہے ۔

ایک اور بات یہاں قابل ذکر یہ ہے کہ خانگی مدارس اور ادارہ جات کی امداد کی گئی ہے تاکہ انکے مالی مشکلات دور ہوں ۔ گذشتہ زمانہ میں گورنمنٹ کی یہ پالیسی

نهی کہ خانگی اداروں کو کم سے کم امداد دیجائے - ہماری ریپریزنٹیٹیو گورنمنٹ (Representative Government) بھی فینانشل ڈیفسٹ (Financial deficit) کی وجہ سے اسمیں خاطر خواہ اضافہ نہ کرسکی - یہ گمان کیا جاتا ہے کہ پرائویٹ انسٹیٹیوشنس (Private Institutions) کو راست طور پر امداد کرنا لوگ اپنا فرض سمجھتے ہیں - لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ خانگی ادارہ جات کو امداد ملنا مشکل ہوگیا ہے - ان حالات میں جب تک گورنمنٹ کی جانب سے کافی امداد نہ دیجائے خانگی مدارس کا چلنا مشکل ہے - ان حالات کے پیش نظر گورنمنٹ نے امداد دینے کے قواعد میں تبدیلی کی ہے - چنانچہ اڈریس سے اس بات کا اظہار ہوگا کہ امداد میں اضافہ کیا گیا ہے - نیز یہ کہ فنی تعلیم کے سلسلہ میں اکسپرٹس (Experts) کی ایک کمیٹی گورنمنٹ آف انڈیا کے تحت کام کررہی ہے - جب اس کمیٹی کی رپورٹ ہمارے سامنے آئیگی اسوقت مزید تجاویز پر غور کیا جائیگا -

اسکے بعد عوام کی اہم ضروریات کے سلسلہ میں مڈیکل اینڈ پبلک ہلتھ (Medical & Public Health) کا میں ذکر کرونگا -اس بارے میں پچھلے زمانہ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ اسمیں وسعت دیگئی ہے اور رعایا کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع فراہم کیا گیا ہے - چنانچہ اضلاع عثمان آباد اور بیدر میں ٹی - بی کے سنیٹوریم ہیں جن میں ۴۰ بیڈس کا اضافہ کیا گیا ہے - آئندہ چلکر پرنسس نیلوفر ہاسٹل میں میٹرنٹی ہوم بھی کھولا جاکر رعایا کو مزید سہولت دیجانے والی ہے - اسی طرح مڈیکل کالج کو ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے اپنے تحت لے لیا اور وہاں کی تعلیم میں ترقی کے متعلق گورنمنٹ غور کررہی ہے اور مختلف تدابیر اختیار کررہی ہے - شہر اور بڑے بڑے مقامات پر تو میڈیکل ایڈ (Medical Aid) مل جاتی ہے لیکن مشکلات دیہات میں پیش آتی ہیں - گورنمنٹ نے اس کے پہلے بھی دیہات کے لئے تدابیر اختیار کی ہیں - ہر موضع اور ہر گاؤں میں امداد پہنچائی گئی ہے - اسی طرح اب گورنمنٹ کا ارادہ ہے کہ (۴۲) رورل ہیلتھ یونٹس (Rural Health Units) قائم کرے - اور اٹو موبائل ویانس (Automobile Vans) بھی ڈسٹرکٹس پر بھیجنا طے کیا گیا ہے - جب ہم ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہیں اور پبلک ہیلتھ کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی پالیسی کا نقشہ سامنے رکھتے ہیں تو گورنمنٹ کی یہ پالیسی جس کا ذکر خطبہ میں کیا گیا ہے سراہنے کے قابل بن جاتی ہے - اس کے بعد ہم انڈسٹریز پر غور کرینگے - انڈسٹریز کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی جانب سے جب کوئی کام ہوتا ہے تو فنڈس (Funds) کا سوال پیدا ہوتا ہے - گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں جو کچھ کیا وہ ہمارے سامنے ہے اور ہم اسکو اچھی طرح جانتے ہیں - فائیو ایر پلان (Five Year Plan) یا ہر ڈپارٹمنٹ کی ترقی کے لئے جو تدابیر اختیار کرنے ہیں اور جو کام کرنا ہے اوس کے لئے پیسہ کا سوال پیدا ہوتا ہے - پیسہ کے لحاظ سے اخراجات کرنا چاہئے - یہ تو ظاہر ہے کہ اس وقت فنڈس کی کمی محسوس

ہورہی ہے اور جیسی ترقی ہم کو کرنا چاہئے ویسی ترقی ہم نہیں کررہے ہیں ۔ اخراجات کرنے کا مسئلہ ایک دشوار جز ہوجاتی ہے یا ہم جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کے ملز (Mills) یعنی اعظم جاہی اور عثمان شاہی ملز کی پیداوار میں تقریباً ۰ ۵ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ اسی طرح شاہ آباد سمنٹ ورکس میں بھی مال کی پیداوار کے سلسلہ میں ۰ ۵ فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ بودھن شوگر فیاکٹری میں تو تقریباً دو سو فیصد کا اضافہ ہوا ہے ۔ افسوس ہے کہ فنڈس نہیں ہیں لیکن پھر بھی ملز کی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں ۔ کنسٹرکٹیو ورک (Constructive work) جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچ سکیگا وہ کاٹیج انڈسٹریز (Cottage industries) ہیں ۔ کاٹیج انڈسٹریز کے سلسلہ میں اسپننگ (Spinning) ویونگ (Weaving) لیدر ورکس (Leather works) اور پاٹری (Pottery) کی تعلیم کے سلسلہ میں انڈسٹریل سنٹرس (Industrial centres) کھولے گئے ہیں ۔ اس کے لئے ہانڈی کرافٹ بورڈس (Handicraft Boards) بھی قائم کئے گئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں اور بھی سجھاؤ پیش ہورہے ہیں ۔ اس طرح معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ اس سلسلہ میں اپنا کام اچھی طرح سے کررہی ہے اور جو پالیسی ظاہر ہورہی ہے وہ قابل تعریف ہے ۔

اس کے بعد ہریجنوں کا اہم مسئلہ آتا ہے ۔ اس سلسلہ میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ ۱۰ لاکھ روپیہ کی رقم بجٹ میں ہریجنوں کے ویلفیر (Welfare) اور اونکی ترقی کے لئے رکھی گئی ہے ۔ مکانات بنانے کے لئے انہیں سات سو ایکڑ زمین گورنمنٹ نے دی ہے اور (۰ ۵) ہزار ایکڑ ایسی زمین جس پر کاشت ہوسکے اون کو دیگئی ہے ۔ پست اقوام کے لئے بھی (۲) لاکھ (۳۰) ہزار ایکڑ زمین دیگئی ہے ۔ لمباڑوں کے کالونیز (Colonies) بسائے گئے ہیں ۔ اسی طرح ہریجنوں اور پست اقوام کے لئے ایک بڑی رقم گورنمنٹ نے خرچ کرنا طے کیا ہے ۔ اس سلسلہ میں سابق میں بھی جو عمل ہوا ہے اوس سے ظاہر ہوگا کہ گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ پست اقوام اور ہریجنوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی کے مواقع فراہم کئے جائیں ۔

قیام امن کے سلسلہ میں پولیس کے متعلق سابق میں اعتراضات کئے گئے تھے کہ باہر کی پولیس اور ملٹری لانے کی وجہ سے ہماری ٹریژری پر بہت بار ہورہا ہے اوس کو کم کرنا چاہئے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں گورنمنٹ کی پالیسی قابل ذکر ہے کہ اس وقت تقریباً تمام پولیس جو باہر سے لائی گئی تھی وہ واپس کردیگئی ہے ۔ البتہ صرف ایک بٹالین رہ گئی ہے لیکن وہ بھی اپریل سنہ ۵۳ع میں واپس ہونے والی ہے ۔ انتظامات کی خاطر سٹی پولیس کی نئے طریقہ پر تنظیم کیجارہی ہے ۔ اس طرح پولیس کے ذریعہ یہاں کے حالات اور انتظامات پر پورا قابو رکھا جائیگا ۔ جو اخراجات پہلے ہماری ٹریژری پر عائد ہورہے تھے وہ اب نہیں عائد ہونگے ۔ اب میں ڈیٹینیوز (Detenus) کے سلسلہ میں جو

کام ہوا ہے وہ عرض کرونگا - ڈیٹینیوز کے سلسلہ میں ہمیشہ اعتراضات کئے جاتے تھے کہ گورنمنٹ نے یہ وعدہ کرنے کے بعد بھی کہ وہ حالات کو نارمل (Normal) کردیگی اور اس سلسلہ میں فراخ دلی سے کام لیکر اڈیشنل ریلیز (Additional Release) کریگی ایسے وعدہ کو پورا نہیں کیا - اس سلسلہ میں میں یہ عرض کرونگا کہ گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے وہ اعداد و شمار کے اظہار کے بعد ظاہر ہوجائیگی - مارچ سنہ ۵۲ع تک (۵۰۴) ڈیٹینیوز تھے - اب فبروری سنہ ۵۳ع تک صرف (۴) ڈیٹینیوز رہ گئے ہیں - اس طرح ظاہر ہوگا کہ گورنمنٹ نے اسی پالیسی سے کام لیکر امن قائم رکھتے ہوئے اپنے وعدوں کو پورا کیا ہے -

جیلوں کے سلسلہ میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جیلوں میں ایسے لوگ جاتے ہیں جن پر الزامات عائد کئے جاتے ہیں - ان میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو کہ دو دو تین تین مرتبہ گناہ کئے ہوئے ہوتے ہیں - اور ایسے ہی لوگ زیادہ جایا کرتے ہیں - اون کو سدھارنے کے لئے اس اسمبلی میں ایک دو ایسے بل پیش ہونے والے ہیں جن سے اون کے جیون (जीवन) میں تبدیلی ہوجائے اور وہ اچھے شہری ناگرک (नागरीक) ہوجائیں - گورنمنٹ نے جیلوں کے بارے میں ایسی پالیسی اختیار کرنا طے کیا ہے - جیلوں میں سدھار کے کام کرنے کیلئے گورنمنٹ نے جو پالیسی تیار کی ہے وہ ہمارے سامنے آنے کے بعد ہمیں اوسکی تائید کرنی چاہئے - اب جو اہم سوال رہ جاتا ہے وہ ہے پنج سالہ پلان - اس پر ہم عمل کرنا چاہتے ہیں - گورنمنٹ کا یہ خیال تھا کہ اس سلسلہ میں آئندہ سال ۴۲ کروڑ روپیہ خرچ کئے جائیں جس میں سے ۳۲ کروڑ روپیہ گورنمنٹ کی جانب سے خرچ کئے جائیں اور باقی ۱۰ کروڑ روپیہ سنٹرل گورنمنٹ سے حاصل کئے جائیں - اس ضمن میں چھ کروڑ کی رقم مزید ٹیکس عائد کرکے اور باقی چھ کروڑ کی رقم لون (Loan) کے ذریعہ سے حاصل کرنے کا گورنمنٹ کا ارادہ تھا - لیکن یہ دونوں باتیں گورنمنٹ حاصل نہ کرسکی اور اسطرح سے یہ سوال آیا کہ جو پانچ سالہ پلان ہے وہ کسطرح سے پورا کیا جائے - فینانشیل کنڈیشن (Financial condition) پر یہ ساری باتیں منحصر ہیں اور جب تک گورنمنٹ کے پاس کافی فنڈ موجود نہ ہو تب تک کوئی کام زیادہ ترقی نہیں کرسکتا -

ان تمام باتوں کو پیش کرتے ہوئے میں یہ عرض کرونگا کہ گورنمنٹ نے جو پالیسی اس خطبہ میں ظاہر کی ہے وہ اس قسم کی ہے کہ اس کی ہم سب کو تائید کرنی چاہئے - میں ایوان سے استدعا کرونگا کہ وہ اس کو پاس کرے اور جو موشن آف تھینکس (Motion of thanks) میں نے پیش کیا ہے اوس کو پاس کرتے ہوئے راج پرمکھ کا شکریہ ادا کیا جائے -

مسٹر اسپیکر - موشن کے بارے میں شری سری پت راؤ نواسیکر کی تقریر ہوئی ہے - اس پر بہت سارے امنڈمنٹس آئے ہیں - لیکن چونکہ امنڈمنٹس سائکلواسٹائل (Cyclostyle)

کرنیکے لئے کافی موقع نہ مل سکا اسلئے امنڈمنٹس تقسیم نہ ہوسکے ۔ چونکہ امنڈمنٹس
ممبروں کے پاس نہیں ہیں اس وجہ سے اس پر جو ڈسکشن ہوگا وہ میں کل کیلئے ملتوی
کرتا ہوں ۔ تب تک آنریبل ممبرس کو امنڈمنٹس کی کاپیاں دیجائینگی ۔

We shall now adjourn till 2 p. m. tomorrow.

The House then adjourned till two of the clock on Thursday, the 5th March, 1953.